Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲۶ | ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۰ اگست ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۸۲

جماعت احمدیہ کی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے مثال محبت

از جناب مولوی ابوالعطاء صاحب ۔ جالندھری

(۱)

جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنے امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے جو محبت ۔ جو عقیدت اور والہانہ رابطہ ہے اس کی مثال صفحۂ زمین پر موجود نہیں۔ قرونِ اولیٰ میں دورِ نبوت اور خلفاء راشدین کے زمانہ کے بعد اس کی نظیر چشمِ فلک نے نہیں دیکھی ۔ عجیب نظارہ ہے ۔ ہزاروں ۔ لاکھوں گریجوایٹ ۔ دینی و دنیوی علم رکھنے والے ۔ دنیاوی حیثیتوں کے مالک ۔ تاجر و زمیندار ۔ آپ کے دامن سے وابستہ ہیں ۔ اور آپ لاکھوں قلوب پر حکمران ہیں ۔ وہ قلوب جو آپ کی محبت و عشق سے لبریز ہیں اور اسے وہ انتہائی خوش بختی یقین کرتے ہیں ۔ محبت کا یہ صرف دعوےٰ ہی نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی قربانیاں ۔ اور اس کا ایثار اس دعوےٰ پر مہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے ۔ حتےٰ کہ دشمن بھی اقرار کرتے ہیں ۔ کہ جماعت احمدیہ کو اپنے امام ۔ اور خلیفہ سے بے نظیر محبت ہے ؛

بلا شبہ امام اور اس کے اتباع میں ۔ خلیفہ اور اس کے مریدوں میں یہ تعلقِ محبت و مودت ضروری ہے ۔ خلیفۂ وقت خدا کے فرستادہ کا جانشین اور فیوضِ الٰہیہ کے پانے کا ذریعہ ہوتا ہے اس کے افعال میں خدائی تجلی نظر آتی ہے ۔ وہ اپنے متبوع نبی کا ظل ہوتا ہے وہ اُنہی کرنوں کے قلوب تک پہونچانے کا آئینہ ہوتا ہے ۔ جو آفتابِ نبوت سے پھوٹ رہی ہوتی ہیں ۔ اس لئے اس کی محبت خدا اور رسول کی محبت کا لازمہ ہے ۔ رسول سے عداوت رکھنے والا خدا کی محبت کے دعوے میں جھوٹا ہے ۔ خلیفۂ وقت سے دشمنی کرنے والا رسول کی محبت کے اعلان میں سراسر کاذب ہے ۔ خدا سے سچی محبت کی شناخت نبیوں کی اتباع سے ہوتی ہے ۔ اور نبی سے دائمی محبت کا پتہ اس کے خلفاء کی پیروی ۔ اور ان سے عقیدت کے ذریعہ لگ سکتا ہے ۔ مومنانہ آنکھ خلافت میں نبوت کی جھلک ۔ اور نبوت کو الوہیت کا پرتو دیکھتی ہے ۔ اس لئے مومن خدا تعالیٰ کی محبت ۔ رسول کی محبت ۔ اور خلیفہ کی محبت میں سرشار ہوتے ہیں ۔ انبیاء الوہیت کے انسانی مظاہر ہوتے ہیں وہ خدا نہیں ہوتے ۔ مگر ان کے بغیر خدا کی معرفت ناممکن ہے ۔ خلفاء انبیاء کے فیوض کو دیر تک جاری رکھنے کا وحید ذریعہ ہیں ۔ وہ شجرِ نبوت کا لذیذ ترین پھل ہوتے ہیں ۔ نبی خدائی طاقتوں کا جلوہ گاہ ہوتا ہے اور خلیفہ نبی کی قوتِ قدسیہ کا اعلےٰ ترین نمونہ ؛

پس خلافت سے برسرِ پیکار ہو کر کوئی شخص نبی پر ایمان کو محفوظ نہیں رکھ سکتا ۔ ایک دن وہ اس منبعِ نور (نبی) سے بھی دور ہو جاتا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے ۔ کہ خلیفہ کی محبت کے بغیر نبی کو شناخت کرنا ناممکن ہے ؛

محبت پر ایمان کی بنیاد ہے ۔

محبت انسانیت کا طرۂ امتیاز ہے محبت نہ ہو ۔ تو انسان ایک تودۂ خاک ہے ۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان ۔ اس کے رسولوں پر ایمان ۔ ان کے خلفاء پر ایمان بجز سچی ۔ اور حقیقی محبت ایک لاشۂ بے جان ہے ۔ ایمان اگر ڈھانچہ ہے ۔ تو محبت اس کی جان ہے ۔ ایمان خشک دلائل اور منطقی اصولوں کا نام نہیں ۔ ایمان اس فناء اور محویت کا نام ہے ۔ اس یگانگت اور ہم رنگی کا نام ہے ۔ جسے ہم خالص اور بے لوث محبت کہتے ہیں ۔ ایمان ایک کٹھالی ہے جس میں پڑے بغیر کوئی کندن نہیں بن سکتا ۔ مگر کیا کوئی بغیر محبت کسی کے لئے قربانی کر سکتا ہے؟ قربانی کا آغاز اور اس کا انجام محبت سے ہوتا ہے ۔ پس محبت کے بغیر نہ ایمان پیدا ہوتا ہے ۔ اور نہ کامل ہوتا ہے ۔ خدا تک پہونچنے کا صرف اور صرف ایک ذریعہ ہے اور وہ سچی محبت ۔ جس عبادت اور جس ذبح کا محرک محبتِ الٰہیہ نہیں ۔ وہ بدبودار مردار سے زیادہ کچھ نہیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا ہے

کوئی راہ نزدیک تر راہِ محبت سے نہیں ۔

تیر اندازو! نہ اس میں کچھ سستی ہو نا ذرا نہار

جماعت احمدیہ کو مجموعی طور پر اللہ تعالیٰ سے سچی محبت ہے ۔ جس پر وہ رؤیا ۔ کشوف اور الہامات گواہ ہیں ۔ جو جماعت کے معتدبہ لوگوں کو نصیب ہو رہے ہیں جماعت احمدیہ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچی محبت ہے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کا ثبوت وُہ عظیم الشان لٹریچر اور افراد جماعت کی پیہم تبلیغی مساعی ہیں جو وہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اثبات کے لئے مجاہدانہ طور پر بجا لا رہے ہیں جماعت احمدیہ کو اپنے خلیفۂ برحق سے سچی محبت ہے۔ جس پر جماعت کا ایثار اور ارشادات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تعمیل واضح دلیل ہے۔ ان حالات میں اس حقیقت کا کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ درحقیقت اس زمانہ میں ایمان کے حقیقی مقام پر صرف جماعت احمدیہ ہی قائم ہے۔ اور اس پر جماعت کے دوست جس قدر بھی فخر کریں کم ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے افراد جماعت کی محبت اور عقیدت پر غیر مبایعین اور ان کے امیر بہت جزبز ہوتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے حاسدانہ رنگ میں" اسے غلو اور پیر پرستی" سے تعبیر کرتے ہیں۔ قربانیوں کو ددبھر سمجھنے والے معدودے چند منافق بھی جماعت کے اس جذبہ للہیت سے پریشان رہتے ہیں۔ اور مخلصین کی کامل اطاعت کو اپنے لئے سوہان روح سمجھتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے یہ بدخواہ خواہ کچھ کہیں مگر وہ اس کا انکار نہیں کر سکتے۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے امام کے احکام کو بسر وچشم قبول کر رہی ہے۔ اور اس کے اشارہ پر جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور آخر انہیں سچے محبین سے اس کے علاوہ توقع بھی کس چیز کی ہو سکتی ہے اس مقالہ میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جماعت احمدیہ کے فرزانے اس شمع حق کے گرد پروانوں کی طرح کیوں پرواز کر رہے ہیں۔ اور وہ اکناف عالم سے پروانوں کی طرح کیوں کھنچے آتے ہیں۔ اور دشمنوں کے منصوبے۔ ان کی ناپاک کوششیں احمدی احباب کے جذبات محبت وعقیدت کو بجھانے کی بجائے کیوں زیادہ مشتعل کر دیتے ہیں۔ ان اسباب وعلل کا تجزیہ اور ان نفسیاتی کیفیات کا بیان سہل نہیں۔ مگر میں بقدر امکان بیان کرنے کی کوشش کروں گا وباللّٰہ التوفیق

اس ذکر سے پیشتر میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا خلیفۂ برحق سے محبت کرنا۔ اس کے اوامر کو بجا لانا اس کی اطاعت اور محبت میں محو ہو جانا "غلو اور پیر پرستی" ہے؟ غیر مبایعین جو آٹو میٹک امیر سے بھی بیزار ہیں۔ کہیں تو تعجب نہیں۔ لیکن جو شخص اسلامی روح کا پورے طور پر مطالعہ کرنے والا ہے وہ کبھی ایسا فقرہ زبان پر نہیں لا سکتا۔ کیونکہ اسلام کی رو سے خلافت سے کامل وابستگی میں ہی ایمان ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خیار ائمتکم الذین تحبونھم ویحبونکم ویصلون علیکم وتصلون علیھم (مسلم جلد ۲ ص ۱۲۲)

ترجمہ۔ اے مسلمانو! تمہارے بہترین ائمہ وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو۔ وہ تم سے محبت کرتے ہوں۔ وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہوں۔ اور تم ان پر درود پڑھتے ہو۔

اگر پیغامی نقطۂ نگاہ سے خلفاء سے محبت کرنا پیر پرستی ہے۔ تو یہ کیا ماجرا ہے کہ حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پیر پرستی کی تلقین فرما رہے ہیں۔ اس حدیث نبوی نے صاف بتا دیا ہے کہ مسلمان اسی وقت تک بہتر حالت میں رہیں گے۔ جب تک وہ اپنے خلفا سے بے مثال محبت رکھیں گے۔ ایسی محبت کہ اگر وہ لوگ بستروں میں آرام کر رہے ہوں گے۔ اور وہ اپنے خلیفہ کے لئے دعائیں کر رہے ہوں گے۔ اس کی ترقیات کے لئے درگاہ ایزدی میں ملتجی ہونگے اس پر افضال الٰہی کے نزول کے لئے دست بدعا ہوں گے۔ آہ جس بات کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی نے امت کی بہتری کا نشان اور ذریعہ بتلایا تھا۔ آج غیر مبایعین اور منافق اسے ہی پیر پرستی قرار دیتے ہیں۔ یقیناً اس موقعہ پر ہر سچا احمدی ان لوگوں کو بانگ دہل جواب دے گا۔ کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی پیروی پیر پرستی ہے تو جاؤ ہمیں اس پیر پرستی پر ناز ہے۔ ہم اس کو کسی قیمت پر بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ حضرت امام شافعی کا مشہور شعر ہے ؎

لو کان رفضاً حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافضی

کہ لوگو! اگر آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا نام شیعیت ہے۔ تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔ اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر آل احمد علیہ السلام سے محبت کرنا پیر پرستی ہے۔ تو ہم سب سے بڑے پیر پرست ہیں۔ اگر خلیفۂ برحق سے محبت کرنا پیر پرستی ہے۔ تو ہم اس پیر پرستی کو اعلےٰ ترین سعادت یقین کرتے ہیں۔ (اللّٰھم ثبت قلوبنا علی دینک)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کی ممتاز ترین شخصیات میں سے ہیں۔ ان کا علم۔ ان کی خدمت اسلام۔ ان کا تفقہ فی الدین کسے معلوم نہیں۔ جلیل القدر صحابی ہونے کے باوجود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے انہیں کس قدر عقیدت تھی۔ اور اس خلیفۂ برحق کی محبت میں وہ کس طرح سرشار تھے اس کا اندازہ ان کے اس زرین قول سے ہو سکتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ لو اعلم عمر یحب کلباً لاحببتہ کہ اگر مجھے پتہ لگ جائے۔ کہ حضرت عمر کو فلاں کتے سے محبت ہے۔ تو میں اس کتے سے بھی پیار کرنے لگ جاؤں۔ (العالم الاسلامی ص ۲۵۴) سچ ہے ؎ کہتے ہیں پیاروں کا جو کچھ ہو وہ آتا ہے پسند اس لئے جو کوئی اس کا ہو کرو اس سے پیار کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت ابن مسعود ایسا عالم وعظیم الشان صحابی دین کی روح سے واقف نہ تھا۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کے متعلق ایسا کہہ کر پیر پرستی کی بنیاد رکھی ہے۔ اگر کوئی غیر مبایع ایسا کہنے کی جرات کریگا۔ تو یقیناً سب صحیح العقیدہ مسلمان اسے نادان اور احمق قرار دیں گے۔ حضرت ابن مسعود کا یہ قول کس قدر ایمان افزا ہے سارے تصوف کی جان ہے۔ انہیں فاروق اعظم سے جو والہانہ محبت تھی اس کا یہی تقاضا ہے۔ سچ ہے یہی لوگ خدا رسیدہ تھے۔ اور انہی کی راہ پر چلنے والے ہی واصلین حق میں سے ہوتے ہیں۔ دل چاہتا ہے کہ نادان مدعیان توحید پرستی تمام قیل وقال چھوڑ کر عاشق ربانی ابن مسعود کے اس قول کو خضر راہ بنائیں۔ بدظنی بشکوک وشبہات کی زندگی کا پھل تلخ حنظل ہے۔ لیکن محبت کی زندگی کا پھل شیریں انار ہے۔ اللہ تعالےٰ ان مقدس روحوں پر بے شمار برکات نازل کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ کا موجودہ امام اولوالعزم خلیفہ فضل عمر بھی ہے۔ اور حضرت احمد علیہ السلام کا لخت جگر بھی۔ اس لئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت امام شافعی کے مسلک پر چلنے والوں کے لئے اسکی محبت کے بغیر چارہ نہیں۔ پہلے محبت کرنے والے اس راہ پر چل کر منزل مقصود تک پہونچے۔ اور آج بھی یہی راستہ ہے۔ گم کردہ راہ ہیں۔ وہ جن کے دل امام ہمام کی محبت سے خالی ہیں۔ گمراہی کے گڑھے میں گر رہے ہیں۔ جو اسکی عداوت پر کمربستہ ہیں اللّٰھم احشرنا مع آل محمد وآل احمد علیھما الصلوٰۃ ولا تجعلنا مع الغادین۔ آمین

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ اگست۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۴ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو نزلہ گلے میں درد اور بخار کی شکائت ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت پیچش اور درد کے باعث ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

آج بعد نماز عصر جناب شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے نے احمدیہ سپورٹس کلب قادیان کی ٹیم کی شاندار کامیابی کی خوشی میں اعلےٰ پیمانہ پر دعوت دی۔ جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب اور بعض دو اصحاب نے بھی شمولیت فرمائی۔ مفصل اگلے پرچہ میں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قاذف کیلئے چار گواہوں کی شرط

اور

بعض وساوس کا جواب

اسلام نے جہاں انسان کے فائدہ کے لئے اور بہت سے قوانین مقرر کئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بھی قانون رکھا ہے کہ قاذف یعنی بہتان باندھنے والے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ مقذوف کے خلاف چار گواہ پیش کرے۔ یہ قانون سورہ النور میں مذکور ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ لولا جاءوا علیه باربعة شهداء فاذ لم یاتوا بالشهداء فاولئك عند الله هم الکاذبون۔ یعنی حضرت عائشہ رضؓ پر بہتان باندھنے والے اگر سچے ہیں۔ تو چار گواہ کیوں نہیں لائے۔ جب یہ لوگ چار گواہ نہیں لائے۔ تو خدا کے نزدیک یہ جھوٹے۔ اور کذاب ہیں :۔

چار گواہوں کا مطالبہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں ایسے واقعات پیش آئے تو حضور سرورِ کائنات نے بہتان باندھنے والے سے چار گواہوں کا مطالبہ فرمایا اور ثبوت نہ پیش کرنے کی صورت میں فرمایا۔ کہ ۸۰ کوڑے سزا ہوگی۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے، کہ ھلال ابن امیہ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ کہ شریک ابن سحماء سے اس کا ناجائز تعلق ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جاکر وقوعہ کا ذکر کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ البینة او حداً فی ظهرك کہ گواہ لاؤ۔ ورنہ ۸۰ کوڑے تمہیں لگائے جائیں گے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸)

یہ ایسا واضح قانون ہے۔ کہ کوئی سچا مسلمان اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ مگر کئی نام کے مسلمان جو آیت نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب۔ کتاب الله وراء ظهورهم کانهم لا یعلمون (بقرہ) کے مصداق ہیں۔ قرآن کریم کے اس اصل کو پس پشت ڈالتے ہوئے عوام کالانعام میں طرح طرح کے وساوس پیدا کرتے۔ اور شریعت غرّاء کی ہتک کرتے ہیں۔ یہ لوگ دعوےٰ تو یہ رکھتے ہیں۔ کہ وہ شریعت کو قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کا عمل ظاہر کرتا ہے کہ وہ شریعت کے قانون کو پس پشت ڈال رہے ہیں۔ گویا وہ شریعت اسلامیہ کو شریعت کے احکام توڑ کر قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یا للعجب :۔

اسوۂ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اس قسم کے لوگ کہتے ہیں۔ گو شریعت نے بہتان باندھنے والے کے لئے چار گواہوں کا لانا ضروری قرار دیا ہے۔ مگر اس قدر شہادت کا مہیا ہونا مشکل ہے اور دشمنانِ دین کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے خیال کرتے ہیں۔ کہ اس قانون پر عمل بہت مشکل ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض لوگ یہی خیال کرتے تھے۔ مگر آپ نے ان کی بات کو تسلیم نہ کیا۔ اور خدا کے اس قانون کو جاری کیا۔ ہلال ابن امیہ جس کا واقعہ پہلے ذکر کیا گیا ہے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُس سے مطالبہ کیا۔ کہ ثبوت پیش کرو۔ ورنہ تمہیں ۸۰ دُرّے لگائے جائیں گے۔ تو اس نے کہا۔ یا رسول الله اذا رای احدنا علی امراته رجلاً ینطلق یلتمس البینة فجعل النبی صلعم یقول البینة والا حد فی ظهرك۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۲۷۸) کہ جب ہم میں سے کوئی شخص کسی کو اپنی بیوی سے بدکاری کرتا دیکھے۔ تو کیا وہ بھاگ جائے۔ اور جاکر گواہ تلاش کرتا پھرے۔ یعنی یہ بہت عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ ہلال کے اس جواب پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بار بار یہی فرماتے رہے۔ کہ شریعت کا یہی قانون ہے۔ اور تمہیں گواہ پیش کرنے ہوں گے۔ ورنہ تمہیں کوڑے لگیں گے۔ یہ حدیث اس قانون کو بالکل واضح کر دیتی ہے۔ اور کوئی وسوسہ اس میں حائل نہیں ہوسکتا :۔

خدا اور اس کا رسول سب سے بڑھ کر باغیرت ہیں

بعض لوگ اس قانون کے مقابلہ میں اپنی جھوٹی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہماری غیرت برداشت نہیں کرتی۔ حالانکہ خدا کے مقرر کردہ قانون کے مقابلہ میں ان کی غیرت بالکل بے حقیقت چیز ہے۔ اس کی مثالیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی ملتی ہیں۔ اور اس قسم کے وساوس کا جواب آپ نے دیا ہے۔ اور خدا کے مقررہ قانون کے خلاف اس وسوسہ کو قبول نہیں فرمایا۔ چنانچہ مسلم کی حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن عبادہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی سے ناجائز کارروائی کرتا دیکھوں۔ تو کیا میں اُسے گرفتار نہ کروں۔ اور چار گواہ لینے چلا جاؤں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار گواہوں کا لانا ضروری ہوگا۔ سعد بن عبادہؓ نے کہا۔ ہرگز نہیں۔ مجھ سے تو ایسا نہیں ہوسکے گا۔ قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے۔ میں تو گواہ لانے سے پیشتر تلوار سے اس شخص کا کام تمام کر دوں گا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ اسمعوا الی ما یقول سیدکم انه لغیور وانا اغیر منه والله اغیر منی۔ کہ اے لوگو! سنو تو سہی۔ یہ آپ کا سردار کیا کہتا ہے۔ یہ بڑی غیرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور نہیں جانتا۔ کہ میں اس سے دین کے معاملہ میں زیادہ غیرت رکھتا ہوں۔ اور خدا کو مجھ سے بھی زیادہ غیرت ہے۔ جب اس نے یہ قانون بنا دیا ہے کہ شہادت ضروری ہے۔ تو خدا کی غیرت کے مقابلہ میں انسانی غیرت لاشئ محض ہے۔ اس امر کی تائید ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے۔ جو بخاری اور مسلم کی ہے۔ جس میں اس واقعہ کا ذکر کرکے یہ الفاظ درج ہیں۔ و من اجل غیرة الله حرم الله الفواحش ما ظهر منها وما بطن۔ یہ اللہ تعالےٰ کی غیرت ہی کی وجہ سے ہوا۔ کہ اُس نے سب ظاہری اور باطنی فواحش کو حرام قرار دے دیا۔ یہ احادیث بتاتی ہیں کہ معترضین اور مرتدین کا قدم سراسر الحاد اور بے دینی کی طرف جا رہا ہے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو حق پر خیال کرتے ہیں۔ تو ان کا سب سے پہلا فرض یہ تھا۔ کہ خود شریعت کے قوانین کی پابندی کرتے :۔

سخت ترین سزا کے لئے مضبوط شہادت کی ضرورت

درحقیقت اللہ تعالےٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اس نے قوانین مقرر کرکے راہ راست دکھا دیا۔ ورنہ اگر تمام امور میں انسان کو خود قوانین مقرر کرنے پڑتے۔ تو شائد سینکڑوں۔ ہزاروں سالوں میں بھی کوئی مکمل قانون نہ بنا سکتا۔ آج ایک قانون بناتا۔ اور کل توڑ دیتا۔ اور اسی طرح کرتا رہتا۔ اور اختلاف کے چکر میں ہی وقت گزار دیتا۔ مذکورہ قانون کے متعلق ہی اگر ہم عقلاً غور کریں۔ اور سوچیں۔ تو کیا یہ ضروری نہیں۔ کہ جب حدود میں اسلام نے سخت ترین سزا مقرر کی ہے۔ تو ایسے امور میں شہادت بھی نہایت مضبوط۔ اور شبہات سے منزہ ہونی چاہیئے۔ اور ان امور میں بدگمانی اور قیاسی قرائن کو کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔ اور یہی اہلِ اسلام کا فیصلہ ہے :۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چنانچہ لکھا ہے۔ قالوا فی الحدیث دلیل علی ان الحاکم لا یلتفت الی المظنۃ والامارات والقرائن وانما یحکم بظاہر مایقتضیہ الحجج والدلائل یعنے سعد بن عبادت سے متعلقہ حدیث جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ بتاتی ہے۔ کہ حدود میں فیصلہ گمان اور قرائن سے نہیں ہوسکتا۔ بلکہ قاضی کو شرعی قانون کے ماتحت واضح دلائل اور شہادات کے ماتحت کرنا ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص۲۹۸ حاشیہ)

عقل کیا کہتی ہے

علاوہ ازیں ہم ایسے اصحاب سے پوچھنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ان کے نزدیک مذکورہ شہادت ناممکن ہے۔ اور اس کا مہیا ہونا محال۔ کیونکہ جو لوگ ایسا کام کرتے ہیں۔ وہ پہلے سے سارے انتظام کر لیتے ہیں۔ تو وہ بتائیں۔ کہ ان کی عقل کیا کہتی ہے کہ کس قانون کے ماتحت ایسے لوگوں سے سلوک کرنا چاہئیے۔ اگر چار گواہ مہیا ہونے مشکل ہیں۔ تو تین بھی نہیں ہوسکتے۔ اور دو بھی نہیں ہوسکتے۔ اور ایک بھی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ بقول ان کے ایسے افعال بد کا ارتکاب کرنے والے پہلے سے سب انتظام کر لیتے ہیں۔ تو اس کے یہ معنے ہوئے کہ جب کوئی شخص کسی پر بہتان باندھے۔ تو حاکم وقت کو چاہئیے کہ اس مفتری سے کوئی ثبوت نہ مانگے۔ اور فی الفور سزا کا فیصلہ کردے کیونکہ اگر وہ ثبوت مانگے گا۔ تو ایک ناممکن بات کا مطالبہ کرے گا۔ تعجب کی بات ہے۔ کہ ایسے مفتری اور بہتان باندھنے والے روزانہ دنیا میں جب مظالم ہوتے دیکھتے ہیں۔ اور بوجہ عدم ثبوت ان پر کوئی کارروائی حکومت کی طرف سے نہیں کی جاتی۔ اور کسی کو پھانسی پر نہیں لٹکایا جاتا۔ تو کبھی شور نہیں مچاتے۔ مگر جب اسی بات کو شریعت اسلامیہ میں دیکھتے ہیں۔ تو قابل اعتراض ٹھہراتے ہیں۔ کسی شاعر نے ایسے ہی حامیان دین کے حق میں فرمایا ہے۔ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

شرعی شہادت مہیا کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا

پھر بعض کم فہم اور سادہ طبع لوگ جو مخرجین کے داؤ پیچ سے ناواقف ہیں کہہ دیتے ہیں۔ کہ اگر آج مقذوف کے خلاف شرعی قانون کے مطابق شہادت مہیا بھی کر دی جائے۔ تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مگر وہ کبھی اس بات پر غور نہیں کرتے۔ کہ اگر مخرجین ثبوت پیش نہ کر سکے۔ اور کذاب ثابت ہوئے تو ایسے کذابوں کے خلاف کیا کیا جا سکتا ہے۔ ان مخرجین کا یہ طریق ہے کہ وہ صرف ایک پہلو پیش کر کے کمزور خیال کے شخص کو وسوسہ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ اور دوسرا پہلو کبھی دکھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم

بہتان باندھنے والوں کے سب اعمال اکارت جائینگے

ہوسکتا ہے ایسے لوگ نماز پڑھتے ہوں۔ اور بہت پابندی سے پڑھتے ہوں۔ روزہ دار بھی ہوں۔ اور بڑی پابندی سے روزہ رکھنے والے ہوں۔ زکوٰۃ دینے والے ہوں۔ اور بہت احتیاط سے زکوٰۃ نکالتے ہوں۔ مگر افتراء اور بہتان باندھنے کی صورت میں ان کی نمازیں ان کے روزے اور ان کی زکوٰۃ خدا کی نظر میں سب باطل ہیں۔ اور بے نتیجہ افعال۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ صحابہ سے مخاطب ہوکر دریافت کیا۔ کہ کیا تم جانتے ہو مفلس کسے کہتے ہیں۔ صحابہ نے جواب دیا کہ جس کے پاس روپے پیسے اور سامان نہ ہو۔ وہ مفلس ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ شریعت میں مفلس اس شخص کو کہتے ہیں۔ من یاتی یوم القیامۃ بصلوۃ وصیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا جو قیامت کے دن حاضر ہوگا نمازی بھی ہوگا۔ روزہ دار بھی ہوگا۔ اور زکوٰۃ بھی دینے والا ہوگا۔ مگر ساتھ ہی کسی کو اس نے گالیاں بھی دی ہونگی۔ کسی پر بہتان باندھا ہوگا۔ کسی کا مال کھایا ہوگا کسی کو مارا ہوگا۔ اس شخص کے متعلق خدا کا یہ فیصلہ ہوگا۔ کہ اس کی نیکیاں (۱) گالیاں کھانے والے (۲) جس کے خلاف بہتان باندھا ہے (۳) جس کا مال کھایا ہے۔ (۴) اور جس کا خون کیا ہے (۵) اور جس کو مارا ہے کو دے دی جائیں اور اگر اس کی نیکیاں ختم ہوجائیں۔ اور ابھی حساب باقی نہ ہو۔ تو ان کی بدیاں اس شخص پر لاد دی جائیں گی۔ اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ ص۴۲۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کی روشنی میں جو احباب مخرجین کے حالات سے واقف ہیں۔ وہ اس امر کی شہادت دیں گے۔ کہ ان لوگوں کی نمازوں روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ وہ سب امور لگے ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر حدیث میں مذکور ہے۔ پس ہمارے نزدیک مخرجین اور مرتدین کا ہر قدم شریعت کے خلاف جارہا ہے۔ ان لوگوں کی مثال احول (بھینگے) خادم کی ہے جسے اس کے مالک نے حکم دیا تھا۔ کہ اندر سے آئینہ لے آؤ۔ وہ اندر جاکر واپس آگیا اور کہنے لگا کہ اندر تو دو آئینے ہیں کونسا لاؤں۔ مالک نے کہا ایک توڑ دو اور ایک لے آؤ۔ اس نے جاکر آئینہ توڑ دیا۔ اور مالک کو کہا۔ کہ ایک آئینہ میں نے توڑ دیا ہے۔ اور دوسرا ملتا نہیں ہے۔ یہ لوگ بھی اس بھینگے کی طرح راہ راست کو چھوڑ چکے ہیں۔ اور اپنی خودساختہ شریعت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں نعم ماقیل ؎

نہیں ہے کچھ دیں سے کام انکا
یونہی مسلماں ہے نام ان کا
ہے سخت گندا کلام ان کا
ہر ایک کام ان کا فتنہ زا ہے

خاکسار
قمرالدین مولوی فاضل قادیان

آپکو رسالہ ریویو اردو کا خریدار کیوں بننا چاہیئے

اول۔ اس لئے کہ اسمیں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے فرمودہ درس القرآن کے نوٹ شائع کرنیکا انتظام کیا گیا ہے چنانچہ اس کی اشاعت ماہ اگست سے حضور کی وہ معرکۃ الآراء تقریر درج کرنی شروع کی گئی ہے۔ جو حضور نے گزشتہ ماہ کئی روز تک آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرمائی۔ اور جس میں حضور نے مسئلہ ختم نبوت پر سیر حاصل بحث کرنیکے علاوہ غیر احمدیوں کی طرف سے پیشکردہ دلائل انقطاع نبوت بعد آنحضرت صلعم کے مفصل جوابات ارشاد فرمائے ہیں۔ یہ مضمون بالکل اچھوتا اور علمی نکات سے پُر ہے۔ اسلئے ہر احمدی کے لئے اسکا مطالعہ ضروری اور مفید ہے۔ اسمیں ختم نبوت کے بارہ میں احمدیہ نقطۂ نگاہ نہایت وضاحت سے مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لہذا غیر احمدیوں میں تبلیغی اعتبار سے اس کی اشاعت مفید ہوگی۔ پس آپ خود بھی اسکی خریداری منظور فرمائیں اور جہانتک ممکن ہو کسی غیر احمدی کے نام بھی اپنے خرچ پر رسالہ جاری کرائیں۔ (دوم) اسلئے کہ یہ رسالہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جاری کردہ ہے۔ گویا حضور کی مقدس یادگار ہے جسکی حفاظت کرنا اور جسے باعزت طور پر زندہ اور قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے (سوم) اسلئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ خواہش تھی۔ کہ اس رسالہ کے دس ہزار خریدار ہوں۔ سو آپ اسکی خریداری منظور کرکے حضور کی اس خواہش کو پورا کرنے والوں کی فہرست میں شمولیت کی سعادت اور فخر حاصل کرینگے۔ (چہارم) اسلئے کہ یہ رسالہ آپ کا ایک ہی دینی ماہنامہ ہے۔ جو گزشتہ ۳۰ سال سے اسلام اور احمدیت کی بے نظیر خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ پس اپنے اس قومی قدیم خادم کی مدد کرنا آپ کا فرض ہے۔ (پنجم) اسلئے کہ اس میں نہایت اعلیٰ علمی اور تحقیقی مضامین مختلف مسائل پر علماء اور بزرگان سلسلہ کے شائع ہوتے ہیں۔ جنکے مطالعہ سے آپکی علمی اور روحانی ترقی ہوگی۔ رسالہ کا سالانہ چندہ اندرون ہند تین روپے بیرون ہند ساڑھے تین روپے اور غیر احمدی اصحاب وطلباء سے اڑھائی روپے ہے۔ (ناظر تالیف وتصنیف)

مبلغین اندرون ہند کی رپورٹوں کا خلاصہ

مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی سیالکوٹ کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ۱۶ جولائی تا ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء درس قرآن مجید و حدیث کا باقاعدہ ہوتا رہا ہے۔

گذشتہ ہفتہ حاجی پورہ میں اور اس ہفتہ میں اسلام پورہ محلہ میں جلسہ ہوا۔ مولوی صاحب کی تقریر بڑی دلچسپی سے سنی گئی۔ ایک ہندو بابو جو ایک تقریر میں موجود تھے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ایسی عمدہ تقریر حقائق سے پر کبھی نہیں سنی۔ ایسے ہفتہ واری جلسے ہر محلہ میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۲۔ مولوی ظل الرحمن صاحب مبلغ برہمن بڑیہ بنگال کے متعلق ۱۶ جولائی تا ۲۱ جولائی ۱۹۳۸ء کی رپورٹ یہ ہے کہ موضع گھاٹورہ کے انصار اللہ کے بعض ممبر باقاعدہ کام کر رہے ہیں بعض ممبر مولوی صاحب سے اردو سیکھ رہے ہیں۔ دوران ہفتہ زیر رپورٹ میں چار کس نے بیعت کی جماعت برہمن بڑیہ میں باقاعدہ درس قرآن و حدیث جاری ہے۔

بعض معززین سے پرائیوٹ ملاقاتیں کرکے تبلیغ کی گئی۔ چھ مختلف گاؤں میں تبلیغی جلسے کئے گئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا انعقاد ہوا۔ ممبران باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔

۳۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ جموں کے متعلق ۱۵ تا ۲۲ جولائی کی رپورٹ یہ ہے کہ باوجود بارشوں کے دیہات کا تبلیغی دورہ ہوتا رہا ہے۔ مولوی صاحب کے ہمراہ سید مبارک احمد صاحب گجراتی اور میاں عبدالرحیم صاحب بھی بعض دوروں میں شریک تھے۔ اس دوران میں غیر احمدیوں کو تبلیغ اور احمدیوں کی تربیت کا کام کیا جاتا رہا۔ موضع دوہارکہ میں مسمی غلام احمد کی بیوی کے معہ دو بچوں کے بیعت کی۔ ان دیہات میں زیر اثر اور بھی کئی لوگ ہیں۔

۴۔ مولوی محمد نذیر صاحب مبلغ احمد آباد سندھ کے متعلق ۱۶ جولائی تا ۲۳ جولائی ۱۹۳۸ء کی رپورٹ یہ ہے کہ گرجا عیسائیوں میں ایک عیسائی مولوی اور ایک نوجوان عیسائی اور ہیڈ پادری جو ہالینڈ کے رہنے والے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ قبل الذکر احمدیت کے دلائل سے خوب متاثر ہوئے۔

مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ

ایک مبلغ کے دورہ کے متعلق اعلان

مولوی عبدالرحمن صاحب بشر کو مختلف مقامات پر تبلیغی دورہ کیلئے نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مندرجہ ذیل جماعتوں میں بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تمام جماعتیں ان کی خدمات سے پورا پورا فائدہ اٹھائینگی۔ اور ہر جگہ جلسے یا پرائیوٹ مجالس منعقد کرنے کی کوشش کرینگی۔ ہر جماعت کو وہ اپنی آمد سے پہلے خود مطلع کر دیں گے امید ہے کہ تمام جماعتیں ان کے ساتھ پورا تعاون کرکے مستفید ہوں گی۔

مندرجہ ذیل جماعتوں میں مولوی صاحب انشاء اللہ تعالیٰ ضرور دورہ کریں گے

امرتسر۔ اوکاڑہ۔ چک ۱۱-۱/۲ ضلع منٹگمری چک ۳۲ ضلع منٹگمری ملتان مظفر گڑھ جتوئی ضلع مظفر گڑھ۔ چوک بہادل نگر۔ بستی بزدار ضلع ڈیرہ غازیخاں

نوٹ:۔ اس پروگرام میں اگر دوسری جماعتیں چاہتی ہوں کہ ان کے ہاں بھی مبلغ کا بھیجا جانا ضروری ہے۔ تو وہ براہ راست نظارت کے ساتھ خط و کتابت کرکے پروگرام میں اپنی جماعت کو بھی بشرط گنجائش شامل کروا سکتی ہیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

ریزرو فنڈ کی فراہمی کیلئے ایاز صاحب کی قابل تعریف کوشش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری مختار احمد صاحب ایاز۔ جو پہلے کوئٹہ کے امیر جماعت تھے۔ تین چار ماہ سے افریقہ چلے گئے ہیں جن دنوں کوئٹہ میں تھے۔ وہاں سے سب سے زیادہ چندہ ریزرو فنڈ کا وصول کرکے بھجوایا کرتے تھے۔ اب جبکہ ممباسہ (افریقہ) تشریف لے گئے ہیں۔ وہاں بھی اس چندہ کی فراہمی کیلئے اپنی کوشش کا شاندار ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

افریقہ جاکر انہوں نے وعدہ کیا تھا۔ کہ وہ ریزرو فنڈ کے لئے ایک ہزار شلنگ سہ ماہ میں فراہم کرکے بھجوائینگے چنانچہ اس وعدہ کے مطابق تین صد شلنگ اب تک جمع کر چکے ہیں۔ بقیہ رقم بھی عنقریب ایک دو ماہ تک وصول کر لینے کے متعلق یقین دلاتے ہیں۔ ہم ایاز صاحب کی اس قابل قدر اور شاندار کوشش کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جو دوسروں کے لئے قابل نمونہ ہے۔ اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت میں بفضلہ تعالیٰ بہت سے احباب ان سے بہت زیادہ اثر و رسوخ رکھنے والے ہیں۔ اگر وہ بھی ان جیسی کوشش اپنے اپنے حلقہ اثر میں شروع کر دیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ اس فنڈ کے لئے خاطر خواہ طور پر رقم فراہم نہ کر سکیں۔ لیکن ضرورت ہے ارادہ اور ہمت کی۔

ایاز صاحب کی یہ کوشش دوسروں کے لئے مشعل راہ ہے۔ دوسرے احباب کو بھی چاہیئے کہ وہ اس فنڈ کی فراہمی کے لئے ایاز صاحب کے نمونہ کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنی اپنی جگہ کوشش کریں۔ یہ چندہ غیر از جماعت احباب سے وصول کرنا ہے۔ اور ۲۵ لاکھ روپیہ اس فنڈ میں جمع کرنا ہے۔

ایاز صاحب جیسے دوست اگر کچھ اور جماعت میں پیدا ہو جائیں۔ تو تھوڑے عرصہ میں یہ رقم فراہم ہو سکتی ہے۔

ریزرو فنڈ کے چندہ کیلئے نئی رسید بکیں مناسب حال طبع کرائی گئی ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ دفتر ہذا سے نئی رسید بکیں منگوالیں۔ ناظر بیت المال قادیان

سیکرٹریان مال فوراً توجہ فرمائیں

اخبار الفضل مورخہ ۵ جولائی کے ذریعہ التماس کی گئی تھی۔ کہ شہری جماعتوں کے سکرٹری صاحبان مال تمام ایسے احباب کی فہرستیں تیار کرکے بہت جلد بھجوا دیں۔ جن کا ڈاک خانہ یا بنک میں روپیہ امانت میں ہو۔ اور انہیں اس پر سود ملتا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی گئی۔ لہذا بطور یاد دہانی پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسی فہرستیں براہ مہربانی ۱۵ اگست ۱۹۳۸ء تک ضرور دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

موتیس
خونی بواسیر کی نہایت زود اثر دوا ہے۔ اس موذی مرض کی تکلیف جاننے والے ہی جانتے ہیں۔ بہت ایسے ہیں۔ جنہوں نے اس مرض کو دائمی خیال کرکے علاج چھوڑ دیا ہے۔ مگر یہ دوا چند روز میں اپنا اثر دکھاتی ہے۔ قیمت آدھا اونس ۱۲/ محصولڈاک علاوہ۔ دیگر امراض کے علاج کیلئے بھی لکھیئے:۔ ایم۔ ایچ احمد کی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالوں کیلئے بشارت

کوئی مومن اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ بہشتی مقبرہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ کے خاص الخاص الہامات کے ماتحت قائم فرمایا۔ اور یہ سلسلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت پیش کرتا ہے۔ ایک احمدی جب اپنے آقا کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اسے اپنا شاہد ٹھیرا کر اقرار کرتا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے گا پھر وہ اس اقرار کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ بڑی بڑی قربانیاں کرتا ہے یہ قربانیاں مالی بھی ہوتی ہیں اور جسمانی بھی اور روحانی بھی۔ لیکن اس کے باوجود اسے کامل سکون حاصل نہیں ہوتا۔ وہ مطمئن نہیں ہوتا اور ہر وقت خشک میں رہتا ہے۔ کہ مجھ سے قربانی کا حق ادا نہ ہوا۔ ہر وقت یہی خدشہ لگا رہتا ہے کہ خدا جانے میری قربانیاں درجہ مقبولیت پا گئیں یا نہیں۔ اور جو اقرار میں نے کیا تھا۔ وہ پورا ہوا کہ نہیں۔ بعض دوست ایسے ہوتے ہیں۔ کہ قربانیوں کی حد درجہ خواہش دل میں رکھنے کے باوجود نہیں جانتے۔ کہ کیا کریں۔ کبھی کسی نیکی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور کبھی کسی کی طرف۔ اور نیکی کا حقیقی معیار نہ جاننے کے سبب اس دوڑ میں تھک کر بیٹھ جاتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات دل برداشتہ بھی ہو جاتے ہیں پس مومنوں کو مژدہ ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص رحم فرماتے ہوئے اپنے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے بتایا۔ کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہیں کہ آیا ان کا عہد پورا ہوا یا نہیں۔ ان کے لئے وصیت کا طریق ہے جس پر عمل کر کے وہ اپنے آقا کے ہاتھ پر کئے ہوئے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے "خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں" (الوصیت) بہشتی مقبرہ کی زمین کا انتخاب بھی خود حضور علیہ السلام نے بذریعہ خاص بشارت الٰہی فرمایا تھا۔ چنانچہ تحریر فرماتے ہیں "ایک فرشتہ میں نے دیکھا۔ کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔ اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔" اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں۔ اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا۔ کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا انزل فیھا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے۔ اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" خدا کے مرسلین کی دعا تیر بہدف ہوتی ہے اور مومنوں کے لئے حضور علیہ السلام نے مندرجہ ذیل الفاظ میں نہایت درد اور جوش سے دعا فرمائی:

"اے خدا اس میں برکت دے۔ اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو۔ جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا رب العٰلمین" (۲) پھر میں دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقعہ تیرے لئے ہو چکے۔ اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں آئی۔ آمین یا رب العٰلمین"۔ (۳) پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم! اے خدائے غفور و رحیم۔ تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ اور کوئی نفاق اور غرض اور بدظنی اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے۔ اور جن کو تو جانتا ہے۔ کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے۔ اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا رب العٰلمین"

پس اے مومنو! اور حق کے پرستارو۔ اور اے خدا تعالیٰ کی رضا کے طلبگارو! خدا کے

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۱ ایکٹ نمبر ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ درباری ولد جھنڈا سنگھ وایشر ولد سنت سنگھ ذات جٹ موضع پنہ دیر تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۳ $\frac{11}{38}$ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۶ء دستخط جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ

(مہر عدالت)

ضلع گورداسپور میں قطعات اراضی برائے فروخت

یہ اراضی موضع سوہاوڑہ خورد۔ ڈاکخانہ نرووٹ جیمل سنگھ تحصیل پٹھانکوٹ ریلوے سٹیشن جاکو لاڑی پر واقع ہے۔ ریلوے سٹیشن جاکولاڑی براستہ موضع دھوبڑا اندازاً تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ زمین کا رقبہ ۴۲ گھماؤں دو کنال ۱۰ مرلہ ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے

	گھماؤں	کنال	مرلہ
رقبہ نہری	۳۳ گھماؤں	۲ کنال	۶ مرلہ
" بارانی	۲۹ "	۵ "	۱۲ "
" بنجر قدیم آبادی	۴ "	۲ "	۳ "
" شاملات دیہہ	۱ "	۶ "	۱۳ "

یہ بیع شدہ ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ -/۸/۱۰/۲۱۶۶ میں زمین رہن میرے پاس اور ہے۔ جو ایک ہی گاؤں میں ہے۔ پیداوار زیادہ تر دھان۔ گنا۔ گندم۔ جو۔ مکی۔ تمباکو کپاس۔ ماش وغیرہ بالعموم کاشت ہوتے ہیں۔ زمین سیراب بادشاہی کوہ نہاسے سے ہوتی ہے جس کا کچھ آبیانہ نہیں فصل ربیع خریف کا لگان تقریباً ۲۸۰ روپیہ ہوتے ہیں صفائی کوہ نہاسے کھال وغیرہ ۳۰ روپے ہوتے ہیں۔ گاؤں میں بٹائی نصف ہوتی ہے۔ خریدار صاحبان اسکے متعلق خط و کتابت معرفت مینیجر صاحب "الفضل" قادیان کریں۔

ساڑھیاں اور قمیضوں کا کپڑا

ساڑھی نمبر ۸۶ جس کا کنارہ خوبصورت رنگین پھولدار ۳ چوڑائی گز ۹ ر

" نمبر ۸۷ اصلی ریشمی کنارہ " " " ۳ " ایک روپیہ ۴

" نمبر ۸۸ مخملی کنارہ بہت خوبصورت چیز فی گز ایک روپیہ ۲ ر

قمیضوں کا کپڑا { چک ٹاسہ نہایت عجیب اور فیشن ایبل چیز فی گز ۱۰ ر
دھاری دار ٹاسہ نہایت ملائم چیز " ۸ ر

پھولدار ریشمی بستر کی چادریں { $2\frac{1}{2}$ گز × ۳ گز قیمت فی چادر ایک روپیہ ۴ ر
$2\frac{3}{4}$ گز × ۳ گز " ایک روپیہ ۸ ر
۲ گز × ۳ گز " ایک روپیہ ۱۲ ر

نوٹ:۔ پانچ گز کے علاوہ کم و بیش لمبائی کی ساڑھی بھی لی جا سکتی ہے۔ آرڈر کے ہمراہ ¼ قیمت پیشگی آنی لازمی ہے۔ مال بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ نمونہ مال کے بعد منگوائیں۔ ایجنٹ کی ضرورت

حمید ویونگ فیکٹری اقبال گنج لدھیانہ (انڈیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہرنام سنگھ ولد عطرا ذات جٹ موضع جمنگا خورد تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۳-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ راجو بیوہ کالا ذات ڈوگر موضع گگ جلو تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ غلام محمد ولد امیر ذات جٹ موضع لوے تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۱۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۶-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بابورام ولد سرجن ذات حجام موضع چک بنڈائن تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مسا ولد رتا ذات جٹ موضع دوگل تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ملدو نابالغ ولد جیون ذات راجپوت پیشہ بروالہ برفاقت امام الدین ولد بوٹا دادا خود سکنہ موضع گنیڈ کلاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ عطا محمد ولد محمد بخش ذات ارائیں موضع چک قاسم تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۱۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔

مورخہ ۱-۸-۳۸

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ ۷ سنہ ۱۹۳۴ء

بحکم صاحب بہادر چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہنوں رام لچھمن داس پسران کاہنا ذات راجپوت موضع دھرم پور تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۴-۱۱-۳۸ تاریخ بمقام دسوہہ برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرض خواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲ اگست ۱۹۳۸ء

دستخط:۔ جناب چیئرمین صاحب بہادر قرضہ مصالحتی بورڈ دسوہہ (مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۷ اگست۔ کل اسمبلی کے اجلاس میں وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش ہوگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اپوزیشن کے ساتھ ۱۲۶ ممبر ہیں۔ اور وزارت کے ساتھ ۱۲۳۔ صدر کانگرس مسٹر بوس بذات خود مخالف پارٹی کو مضبوط کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ مسلمانوں میں سخت جوش پھیلا ہوا ہے۔ چنانچہ ایک ہجوم نے دو مسلمان ممبروں کو جو اسی ساز باز کے لئے جا رہے تھے۔ کار سے نیچے گھسیٹ لیا۔ اور زدوکوب کیا۔ کار کو بھی نقصان پہنچایا۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم نے خود موقعہ پر پہنچ کر ہجوم کو منتشر کیا۔ اور ایک اپیل شائع کی۔ جس میں فریقین کو پر امن رہنے کی تلقین کی۔ اس خطرہ کے پیش نظر کہ کسی کو اغوا نہ کر لیا جائے یا کسی پر حملہ نہ ہو۔ اپوزیشن کے بعض ممبروں نے رات کو ہی اسمبلی چیمبر میں ٹھہرنے کا انتظام کیا ہے۔

کلکتہ ۷ اگست۔ مسٹر بوس صدر کانگرس کی صدارت میں کانگرسی مسلمانوں کا ایک جلسہ ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ مسلم علماء کو سارے صوبہ میں دورہ کے لئے بھیجا جائے۔ اور وہ مسلمانوں کو تلقین کریں۔ کہ ان کی نجات اسی میں ہے کہ کانگرس کے جھنڈے تلے آ جائیں۔

کراچی ۷ اگست۔ سندھ اسمبلی میں ایک تحریک کا نوٹس دیا گیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو اخلاقی قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے۔ ان کے ساتھ بی کلاس کا سلوک کیا جائے۔ اور اپنے گھروں سے بستره وغیرہ منگوانے کی اجازت ہونی چاہیئے۔

شملہ ۷ اگست۔ مسٹر جناح نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ چین میں مسلم لیگ کا وفد لے جانے والے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ چین کے مسلم وفد سے میں نے صرف یہ کہا تھا۔ کہ اگر مسلم لیگ منظم ہو جائے تو کسی وقت ایسے وفد کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔

مظفر پور ۷ اگست۔ سیلاب کی وجہ سے ۲۰ دیہات غرق ہو چکے ہیں۔ تمام راستے مسدود اور مکان و فصلیں بہہ گئی ہیں۔ لوگ سخت مصیبت میں فاقہ کشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

شملہ ۷ اگست۔ اسد خیل اور دوڑ ذائی کے درمیان قبائلیوں نے دو پرائیویٹ لاریوں کو لوٹ لیا۔ ایک سکھ اور آٹھ ہندوؤں کو پکڑ کر لے گئے۔ اور گشت کرنے والے فوجی دستہ پر فائر کئے جس سے ایک سپاہی ہلاک اور دو زخمی ہوئے۔

شملہ ۷ اگست۔ مارچ ۳۷ء میں ختم ہونے والے سال میں ۲۲۸۴۳ نوجوانوں نے ہندوستانی فوج میں داخلہ کے لئے درخواستیں دی تھیں۔ جن میں سے ۸۴۲۷ درخواستیں خرابی صحت کی بناء پر رد کر دی گئیں۔

شملہ ۷ اگست۔ پنجاب نیشنلسٹ سکھ پارٹی کے پانچ نمائندوں کا ایک وفد گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر سے ملا۔ اور مطالبہ کیا کہ سنٹرل گورنمنٹ کی ملازمتوں میں سکھوں کو کافی حصہ دیا جائے بلکہ سکھوں کے لئے ملازمتوں کا تناسب مقرر کر دیا جائے۔

لکھنؤ ۶ اگست۔ یو پی اسمبلی میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ ہریجن بعض علاقوں میں سخت مظالم کا تختہ مشق ہیں۔ خصوصاً رہیل کھنڈ اور کمایوں ڈویژنوں میں دولہا پالکی میں سوار نہیں ہو سکتا۔ شادی پر باجہ بجانے کی اجازت نہیں پختہ مکان تعمیر نہیں کر سکتے۔ ایک ہریجن مزارع کو وہ حقوق حاصل نہیں۔ جو دوسرے مزارعین کو ہیں۔ مندروں میں داخلہ کی ابھی تک ان کو اجازت نہیں ملی۔ کنواں نہیں کھود سکتے۔ لوکل باڈیز میں ان کو حق نمائندگی حاصل نہیں۔ ہندو دکھاوں پر اشنان نہیں کر سکتے۔ اور ہمارا فرض ہے۔ کہ ان کے شہری حقوق کی حفاظت کریں۔ اور سختیوں کا شکار نہ ہونے دیں۔

کراچی ۶ اگست۔ سندھ پراونشل مسلم لیگ نے آج اپنے اجلاس میں فیصلہ کیا۔ کہ وزراء کے مکانوں پر پکٹنگ کیا جائے۔ جو ۱۲ اگست سے شروع ہو اور اس روز سارے صوبہ میں "اینٹی منسٹری ڈے" منایا جائے۔ اگر حکام گرفتاریاں کریں۔ تو والنٹیر بھرتی کر کے اس سلسلہ کو جاری رکھا جائے۔

سری نگر ۶ اگست۔ شیخ محمد عبد اللہ صاحب صدر مسلم کانفرنس اور پنڈت پریم ناتھ بزاز کو حکومت کی طرف حکم دیا گیا ہے کہ "یوم ذمہ دار حکومت" کے موضوع پر کوئی تقریر نہ کریں۔ پنڈت صاحب کی تو چھاپہ کے لئے زبان بند کر دی گئی ہے۔

شملہ ۶ اگست۔ سنٹرل اسمبلی میں مزدوروں کے متعلق ایک بل پیش ہونیوالا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کارخانہ میں کوئی مزدور زخمی ہو جائے تو مالک کارخانہ کی طرف سے اسے معاوضہ ملنا چاہیئے۔

شملہ ۷ اگست۔ مسٹر جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ آج یہاں پہنچے مسلمانوں نے سٹیشن پر ان کا خیر مقدم کیا۔ مسلمان تاجروں نے اپنی دکانوں کو سجایا۔ رکشا میں بٹھا کر جسے مسلم نوجوان کھینچ رہے تھے آپ کا جلوس نکالا گیا۔

وائنا ۷ اگست۔ فرینکو گورنمنٹ نے جبری بھرتی کا اعلان کر دیا ہے تمام نوجوانوں کو جو ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۰ء تک کسی درمیانی عرصہ میں ۲۱ سال کے ہونگے لازماً فوج میں شامل ہونا پڑیگا چنانچہ آسٹریا میں مقیم ہسپانوی نوجوانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ فوج میں بھرتی کے لئے ہسپانوی قونصل خانوں میں اپنے نام پیش کریں۔

لاہور ۷ اگست۔ زمیندارہ بلوں کے خلاف ایجی ٹیشن کو تقویت دینے کے لئے ڈاکٹر نارنگ صوبہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔

بمبئی ۶ اگست۔ کمیار میونسپل کمیٹی نے جس کے دس ممبر مسلمان ہیں فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ کمیار میونسپل کمیٹی کا نام مسلم لیگ میونسپل کمیٹی رکھا جائے۔

کراچی ۷ اگست۔ اس ہفتہ کراچی کی بندرگاہ سے ۱۹ لاکھ ٹن گندم ممالک غیر کو بھیجی گئی۔

شملہ ۷ اگست۔ مدراس سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی وزیر پرواز کو چین بھیجا جا رہا ہے تا ہوائی مستقر قائم کرنے کا انتظام کیا جائے۔

لدھیانہ ۷ اگست۔ صدر احرار مولوی حبیب الرحمن نے گزشتہ سال یوم فلسطین پر ایک تقریر کی تھی۔ جو مسلمانوں اور انگریزوں کے درمیان منافرت پھیلانے والی تھی۔ اس وجہ سے زیر دفعہ ۱۵۳ الف اس پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ چنانچہ آج دو سال قید کی سزا دیدی گئی۔

رنگون ۷ اگست۔ برما کے مسلم روزنامہ "شیر" رنگون سے ۱۵۰۰ روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔ اس بناء پر کہ اس میں فسادات کے متعلق بعض مضامین شائع ہوئے تھے۔

راولپنڈی ۷ اگست۔ سردار صاحب کوٹ فتح خان کے مسلم ملازموں پر حملہ کرنے کے الزام میں ۲۹ سکھوں پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس میں مجسٹریٹ نے ۷ سکھوں کو ملزم قرار دیتے ہوئے دو کو سات سات سال دو کو پانچ پانچ۔ دو کو چار چار اور باقیوں کو تین تین سال قید کی سزا دی۔

کلکتہ ۶ اگست۔ کلکتہ یونیورسٹی کے چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ ۸ اگست سے خان بہادر عزیز الحق سی۔ آئی۔ ای سپیکر بنگال اسمبلی کو اس یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا ہے۔

پیرس ۷ اگست۔ حکومت فرانس نے حکم دیا ہے کہ فرانسیسی سیاستدان، مجسٹریٹ، وزارت خارجہ کے کارکن وغیرہ بغیر اجازت کسی غیر ملکی عورت سے شادی نہ کریں۔ اجازت صرف خاص حالات کی موجودگی میں دی جائیگی۔

کتب منشی، منشی عالم، منشی فاضل، ادیب، ادیب عالم، ادیب فاضل کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتابیں۔ ملنے کا پتہ:- ملک بشیر احمد تاجر کتب کشمیری بازار لاہور